

### "تصویر"

ناول

از کرن علی

کمرے میں ہر طرف اندھیرا تھا یہاں کی شاید الٹیٹ خراب تھی، کمرے میں آئے ہوئے بھی تو اک وقت ہوا تھا، اس نے پردے ہٹائے تو شیشے کی کھڑکیوں سے سورج کی روشنی کمرے میں پھیل گئی اور اندر کا منظر کچھ واضح ہوا، کھڑکی کے ساتھ ہی ایک اسٹڈی ٹیبل تھا، اس کی نظر اس پہ پڑی، اس نے ٹیبل کا اک دراز کھوال اس میں سے ایک چوڑی براؤن کلر کی ڈائری نکالی، ڈائری کھولی تو اس میں کچھ کاغذ، تصاویر اور ایک سوکھے گلاب کی کلی تھی، اس نے وہ کلی اٹھائی اور اسے دیکھنے لگا اس کلی کے ساتھ ہی اک تصویر پڑی تھی اس کی نظر اس پہ پڑی تو اس کے ہونٹوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ آگئی اس نے وہ گلاب کی کلی ڈائری میں رکھی اور وہ تصویر اٹھالی اسے دیکھتے اسے بہت کچھ یاد آ رہا تھا وہ ایک پارک کا منظر تھا اس میں چار لڑکے تھے، تین بیٹے پہ بیٹھے تھے اور ایک ان تینوں کے پیچھے کھڑا تھا

## Classic Urdu Material

ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے، بیچ پہ دونوں کے بیچ 'وہ' بیٹھا تھا ہاتھ میں گلاب لیے کنفیوز سا، 'یہ ہو کیا رہا ہے' والے تاثرات لیے۔

"یار ہاتھ سیدھا رکھ نہ، بالکل سیدھا پکڑ، گلاب نظر آنا چاہیے" یہ علی رحمان تھا جو کیمرہ سیٹ کر کے ٹائمر لگا رہا تھا ساتھ وازن کو انسٹرکشن دے رہا تھا، وازن کا بس نہیں چل رہا تھا موقع ملے اور بھاگ نکلے، اس لیے اسد اور وسیم اس کے بازو دونوں طرف سے پکڑے اس کے ساتھ بیٹھے تھے۔

"اسمائیل کرو" علی چالتے ہوئے جلدی سے آیا اور ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا، سب مسکرائے وازن بھی زبردستی مسکرایا، اس کے چہرے سے گھبراہٹ صاف واضح تھی، تصویر کلک ہو گئی۔

"چل بیٹا لگ جا مشن پہ" وسیم نے کہا

"ہاں اور جیسا سمجھایا ہے ویسے ہی کرنا، بتا رہا ہوں ناک نہیں کٹانا ہماری" علی نے وازن کی پیٹھ تھپکتے ہوئے کہا،

## Classic Urdu Material

"یار اب ایسے بھی نہیں بولو، دیکھو تو بے چارے کی شکل کیسی ہو گئی ہے گھبراہٹ میں"

اسد نے وزن کی شکل دیکھتے ہوئے کہا۔ تو علی نے غور سے اس کی شکل دیکھی "ایمانداری سے ایک بات بتا؟" علی نے پوچھا۔ "کیا" وزن نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا

"تو اس سے پیار کرتا ہے یا ڈرتا ہے؟" جمال مکمل کرتے کرتے علی کی ہنسی چھوٹ گئی،

وزن نے اس کے کندھے پہ ایک مکار کھ کہ دیا، علی کی ہنسی کنٹرول نہیں ہو رہی تھی

"ڈرتا اور تا نہیں ہوں، بس اس کے سامنے کچھ بول نہیں پاتا، پتا نہیں کیوں!" وزن نے ہاتھ نفی میں ہالتے ہوئے کہا

"کبھی بات ہی نہیں کی اور اوپر سے تم لوگ کہہ رہے ہو سب کے سامنے ڈائریکٹ یہ

پھول اسے دے کر اظہار کر کے آؤ، تاریخ بنا کر آؤ، گھبراہٹ تو ہو گی نہ" وزن نے

گالب کی طرف دیکھتے ہوئے معصوم شکل بنا کر کہا۔

اسے یاد آیا پچھلی دفعہ جب اس سے سامنا ہوا تھا۔ وہ اپنے ڈپارٹمنٹ میں حال ہی میں

ہونے والے کسی ایوینٹ کے اشتہاری پوسٹر ز یونیورسٹی گراؤنڈ میں آتے جاتے

اسٹوڈنٹس میں بانٹ رہا تھا، بھیڑ تو کافی تھی کیونکہ اورینٹیشن ڈیز تھے اور اس وقت بھی

## Classic Urdu Material

گراؤنڈ کے قریب ہی کوئی ویلکم شوہور ہاتھا اسٹیج پہ اسٹوڈنٹس مائیک پہ گانے گارہے تھے، تو کسی کی فرمائش پر گانے چالئے جارہے تھے، پوسٹرز بانٹتے ہوئے وہ اسٹوڈنٹس کی بے سری آواز سنتے ان پہ تبصرے بھی کر رہا تھا

"یار ایسے بے سروں کو مائیک دے کون دیتا ہے اور اسٹوڈنٹس بھی ایسی بے سری آواز سنے آجاتے ہیں" چہرے پہ بے زاری التے ہوئے بڑبڑایا۔

اتنے میں بھیڑ میں اسے کسی کی ٹکڑ لگ گئی وہ پورا گھوم گیا تھا سارے پوسٹرز ہاتھ سے اوپر کی طرف اچھلے، ساتھ ہوا بھی

کافی تھی پوسٹرز اوپر سے نیچے یہاں وہاں پھیلنے لگے، ماحول میں سپیکر پہ کوئی بے سرا پہاں نشاگانا گانے لگا، وہ تو سر پہ

ہاتھ رکھے پریشانی سے آنکھیں اور منہ پھاڑے اوپر کی طرف اپنے پوسٹرز اڑتے ہوئے دیکھ رہا تھا پوسٹرز اوپر سے نیچے کی

## Classic Urdu Material

طرف گر رہے تھے ان کے ساتھ وازن کی نظر بھی، سامنے دیکھ کر تو اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی 'وہ' اس کے سامنے کھڑی تھی، ہوا میں اس کے کھلے بالوں کی لٹیں اڑ رہیں تھیں وہ اپنی بڑی آنکھوں میں معصومیت اور حیرت بیک وقت لئے وازن کو دیکھ رہی تھی تو کبھی بکھرے پوسٹرز کو، ساتھ اپنی انگلیاں بھی چٹکھارہی تھی، اس نے نبوی بلوکلر کے کپڑے پہنے ہوئے تھے جو کہ اس پر کافی سوٹ کر رہے تھے وازن تو جیسے ماحول سے بالکل الگ ہو گیا تھا اسے اس کے سوا کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا وازن کے ہاتھ جو سر پہ تھے وہ بے جان سے نیچے گر گئے اس کے کان میں پڑتی کسی بے سرے کی آواز بھی اسے سریلی لگنے لگی تھی، اسے بس 'پہال نشا' سنائی دے رہا تھا اور وہ لڑکی دکھائی دے رہی تھی

www.classicurdumaterial.com  
support@classicurdumaterial.com  
aے دل بے قرار، میرے دل بے قرار، تو ہی بتا

وہ اس سے کچھ کہہ رہی تھی "سوری! آپ کے پوسٹرز گر گئے" اس نے معصومیت سے کہا وازن نے ایک ایک چیز کو نوٹ کیا، اس کی آواز، اس کے بولنے کا انداز، اس نے کچھ نہیں کہا بس اسے دیکھے گیا، وہ اس کے دیکھنے سے کنفیوز ہو رہی تھی اس نے اپنے بال کان کے پیچھے کئے اور اس کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر دوبارہ بولی "ہیلپ کر دوں آپ



## Classic Urdu Material

کی؟" اور نیچے جھک کر دونوں ہاتھوں سے کچھ پوسٹر ز اوٹھائے اور اس کی طرف بڑھائے،

اتنے میں اس کے بال پھراڑنے لگے وہ منتظر تھی کہ وازن پوسٹر ز لے تو وہ اپنے بال

سنجھالے، بالوں کی لٹیں اس کی آنکھوں کو پریشان کر رہیں تھیں، لیکن وہ تو اس

خوبصورت منظر میں ہی کھویا ہوا تھا

'اڑتا ہی پھروں ان ہواؤں میں کہیں،

یا میں جھول جاؤں ان فضاؤں میں کہیں'

"لیس نہ.." وازن کی طرف سے کوئی حرکت نہ پا کر اس نے اسے کہا، وازن نے غائب

دماغ اپنا ہاتھ بڑھایا، اس لڑکی نے پوسٹر ز اسے تھمائے اور اچانک پیچھے مڑ کر دیکھا تو وازن

نے بھی اس کی پیروی کی، ایک لڑکی بھاگتے ہوئے آرہی تھی اور اس کا نام پکار رہی تھی

"عینی" اور جب وہ لڑکی ان کے قریب پہنچی تو آتے ہی عینی کا بازو تھام لیا

"عینی تم یہاں ہو، میں اتنی دیر سے یہاں وہاں ڈھونڈ رہی ہوں سوچا پتہ نہیں کہا کھو گئی ہو

تم، اب چلو" اس نے فکر مندی سے کہا

## Classic Urdu Material

"عینی... "وازن نے زیرے لب دھرایا اور ہلکی سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر آگئی،

"کم کامیال نہیں تھا جو کھو جاتی "عینی نے یہ کہہ کر اسکا بازو تھاما اور ایک نظر وزن کو

دیکھ کر آگے بڑھ گئی، اس کے آگے بڑھتے ہی جیسے اسے ہوش آیا، اس نے اسے روکنا چاہا

لیکن سمجھ نہیں آیا کیا بولے، الفاظ تھے کہ دماغ کے پردے پہ آہی نہیں رہے تھے، وہ

آگے بھیڑ کی طرف بڑھ رہی تھی اور وہ بے بسی سے اسے جاتے دیکھ رہا تھا، آج پہلی دفعہ

ایسا اتفاق ہوا تھا کہ اس سے بات کرنے کا موقع مال اور اس نے وہ بھی گنوا دیا ورنہ تو اسے

بس دور سے ہی دیکھا کرتا تھا اور اتفاق ہی دیکھتا تھا اور اس میں کوئی کشش تھی جو اسے

اپنی طرف مائل کرتی تھی، زیادہ تر صبح کے وقت یونیورسٹی میں آتے ہوئے یا واپسی میں

بھیڑ میں ہی نظر آ جاتی تھی، باقی یونیورسٹی کے لفنگوں کی طرح کبھی اس کا پیچھا بھی نہ کیا

تھا کیونکہ یہ اس کی نیچر ہی نہ تھی اور نہ کبھی ایسے فضول چکروں میں پڑا، صرف پڑھنے کے

غرض سے آتا تھا۔

شاید یہی وجہ تھی کہ چار سال ہونے والے تھے لیکن اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا

تھا، کون ہے؟ اور کون سے ڈپارٹمنٹ سے ہے؟

## Classic Urdu Material

اک دن البُری میں اتفاقن و سیم نے اس کے بیگ سے ڈائری نکال کر پڑھ لی، جس میں ان اتفاقات کا ذکر تھا اور اس نے اپنے دل کا حال لکھا تھا، وہ ڈائری علی کو و سیم نے دکھائی تو بس پھر تو اس کا بچنا ہی مشکل تھا۔

علی رحمان ان سب دوستوں میں سب سے تیز تھا اور ایسے معاملات میں کالس کالو گرو مانا جاتا تھا ان چار سالوں میں اس نے و سیم کی دو دفعہ سیٹنگ کروائی تھی اور اس کا بریک۔ اپ بھی خود اس ہی نے کروایا کیونکہ و سیم سے ان دنوں اس کی کوئی لڑائی ہو جاتی اور اس کا بریک۔ اپ ہو جاتا کیونکہ جتنا جھوٹ بول کر وہ اس کی سیٹنگ کروانا بعد میں اتنے ہی سچ بتا کر معاملہ خراب کر دیتا۔ آج کل و سیم اس کے آگے پیچھے گھوم رہا تھا کہ اس کے معاملے کا کچھ کرے۔



## Classic Urdu Material

اسد ایک حد تک خاموش اور سلجھا لڑکا تھا، وہ ان معاملات میں نہیں پڑتا تھا، بس ان کی حرکتیں دیکھ کر انجوائے کرتا تھا وہ منگنی شدہ تھا اور اس کی منگیترا اس کی کالس فیلو تھی اکثر اسے علی کی طرف سے 'ذن مرید' کے تانے ملتے تھے لیکن وہ نظر انداز کر دیتا تھا۔ علی خود پانچ گرل فرینڈز لیئے گھومتا تھا وہ بھی الگ الگ ڈپارٹمنٹ سے اب ایک اس کا انداز ہی ایسا فلمی تھا کہ لڑکیاں خود ہی اس پہ پھسلنے لگتیں، اوپر سے جو انداز پہ نہ پگھلتی تو اس کے پیسے کو ہی دیکھ کر جال میں آجاتیں۔

خود اتنی گرل فرینڈز بنا کر اس سے ہضم نہیں ہوتا تھا کہ اس کے دوست سنگل رہیں اس لیے انہیں ہر وقت تانا مار تار ہتا۔

اسد تو تھا ہی منگنی شدہ باقی بچاوازن وہ ان معاملات میں پڑتا نہ تھا اسے بس اپنے گریڈس کی فکر ستاتی، اور اکثر کتابوں کے ساتھ پایا جاتا،

"اگر گریڈس خراب آئے تو اباکچا چبا جائیں گے" یہ جمال زیادہ تر اس کی زبان پر ہوتا...

## Classic Urdu Material

دراصل اس کے والد محمد قیوم صاحب آرمی میں تھے اور ان کا مزاج بھی کچھ ویسا ہی سخت تھا اور وہ چاہتے تھے بڑے بھائی کی طرح وزن بھی آرمی میں آئے لیکن اسے آرمی میں دلچسپی نہ تھی، بول پڑا:

"یہ کیا؟ ایک آرمی میں ہو تو یہ کہاں کی سمجھداری ہے کہ اپنے ساتھ پورے خاندان کو آرمی میں گھسیٹ لو"

پھر کیا تھا بہت کچھ سنا پڑا اسے اپنے ابا سے لیکن وہ بھی ایک نمبر کا ڈھیٹ تھا اپنی بات پہ ڈٹا رہا، آخر کار بھائی اور ماں کی سپورٹ سے اسے اپنی مرضی کی فیلڈ چننے کا موقع مل گیا اور

وہ سو فوئیر انجینئرنگ میں آ گیا لیکن ساتھ ابا جب بھی اس کی شکل دیکھتے تانا مارتے "دیکھتے ہیں کیا گل کھالتے ہیں صاحبزادے انجینئرنگ میں" ایک وجہ یہ بھی تھی اسے ابا

کے سامنے خود کو ثابت کرنا تھا اس لیے گریڈس کے خراب ہونے سے ڈرتا تھا، یہ ساری کہانی اس کے سب دوستوں کو معلوم تھی اور 'دیکھتے ہیں صاحبزادے کیا گل کھالتے ہیں'

یہ ڈائیا لگ تو ان کا رٹا ہوا تھا،

## Classic Urdu Material

"تو آخر کار صاحبزادے نے بھی گل کھال لیا" علی نے مزاق میں وازن کو تانا مارا، شروع میں تو وازن کی سمجھ نہ آئی لیکن جب پتہ چال انہوں نے ڈائری پڑھ لی ہے تو اس کا دماغ جسے کام ہی کرنا بھول گیا، ایسا لگا کوئی بالکل اندر کی بات تھی کسی نے کھول کے سب کے سامنے رکھ دی ہو، علی اور وسیم کے تانے پڑ رہے تھے

"یار کیسا دوست ہے؟ ہمیں ہی نہیں بتایا" یہ وسیم تھا

"کتنا بے شرم ہے، تجھے شرم نہ آئی اپنے بھائی سے چھپاتے؟ چل بتا کون ہے؟ تیری یہ علی تھا۔ سیٹنگ کرو اتنا ہوں"

اسد کو جب پتہ چال اس کے لیے یہ سب شوک سے کم نہ تھا، وہ بس حیرت سے وازن کو دیکھے جارہا تھا، اس کے لیے اس سے زیادہ حیران کن اور دلچسپ سچویشن کوئی نہ تھی۔

لیکن جب انھیں پتا چال ایک طرفہ پیار ہے اور موصوف کو لڑکی کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں، تو انہیں اس پر اور بھی ترس آیا، "آ.. بے چارا" وہ ہر وقت یہ آوزیں نکالتے رہتے اس کے آس پاس۔

## Classic Urdu Material

"میں نے کب کہا ہے میں بے چارہ ہوں؟ مجھ پہ ترس کھاؤ؟" وازن چڑ کر کھڑا ہوتا اور ان پر چالنا شروع ہو جاتا اور کتابیں سمیٹ کر پیڑ بٹکتے ہوئے وہاں سے چال جاتا۔

علی تو اس کے پیچھے ہی پڑ گیا کہ بس اس کی سیٹنگ کروانی ہے، ہر روز یہ موضوع اس کے سامنے کھولے بیٹھا رہتا لیکن وہ دور بھگتا رہتا، امتحانات کے دن چل رہے تھے وازن کو اپنے پیرز کی فکر تھی کہ فائنل سیمسٹر ہے گریڈس خراب نہ ہو جائیں، لیکن علی کو اس کے لیے فکر تھی کہ فائنل سیمسٹر ہے یونیورسٹی بند ہونے کے بعد لڑکی نہ ہاتھ سے نکل جائے۔

"ایک بار جا کر دل کا حال بول دے، ایسا نہ ہو وقت ہاتھ سے نکل جائے اور لڑکی بھی"

آخری پیپر تھا اور علی اسے سمجھا رہا تھا، پیپر ختم ہوئے، کتابوں سے دھیان ہٹا، تو علی کی

## Classic Urdu Material

بات اس کے دل پہ لگی، "ہاں ایک بار تو بات کر ہی لینی چاہیے، بات کرنے میں کیا ہے"  
اس نے سوچتے ہوئے کہا

"صرف بات نہیں کرنی، اظہار بھی کرنا ہے، وقت بہت کم ہے" اس کی بات پہ علی نے  
اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

وازن علی کے سمجھانے پر راضی ہو گیا اور آج یونیورسٹی کا آخری دن تھا ساتھ ان کی  
یونیورسٹی کے دنوں کا بھی اور یہ کارنامہ بھی سرانجام دینا تھا علی تو باقاعدہ ڈیٹیل کیمرہ  
لے آیا یہ اسکا یونیورسٹی کا آخری لوکیس تھا اور سب سے بڑا بھی کیونکہ وزن پہ اس کی  
شروع سے نظر تھی، کالس کی کافی لڑکیاں وزن تک رسائی کرنے کی کوشش کرتیں  
تھیں لیکن وزن دھیان نہ دیتا تھا، وزن کافی گڈ لکنگ لگتا تھا

(اگر یہ کوئی لڑکی پٹانا چاہے تو لڑکیوں کی السین لگ جائے) (یہ سوچتے ہی علی کو گدگدی  
ہونے لگتی تھی اور آج یہ موقع آگیا تھا۔ علی کو پورا یقین تھا کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا  
وازن کا پروپوزل رد ہو۔



## Classic Urdu Material

"میرے بھائی ٹینشن نہ لے، کوئی بھی تجھے رجیکٹ کر ہی نہیں سکتی، بند اس جا اور بول دے" علی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے سمجھایا۔

"ہاں اور ایسا نہ ہو پوری لف سوچتے رہو کہ بوال کیوں نہیں" اسد نے بھی اپنا حصہ ڈال۔

"ہاں پونٹ ہے" وسیم بیچ میں ہاں ہاں کر رہا تھا۔ جب اچھی طرح اس کا برین واش ہو گیا تو وازن نے گہرا سانس لے کر خود کو کمپوز کیا اور کھڑا ہو گیا، وہ تینوں بھی کھڑے ہو گئے اور اس کے ساتھ چل دیئے، یونیورسٹی کے پارکنگ گراؤنڈ میں آ کر انتظار کرنے لگے۔

وازن کی نظریں چاروں طرف دیکھنے لگیں کہ کہیں سے وہ نظر آ جائے، یہ قلعہ تو فتح کرنا تھا لیکن ویسے بھی اسے دیکھنا تھا اس کی آنکھوں کو اسے دیکھنے کی عادت ہو گئی تھی،

اسٹوڈنٹس کی بھیڑ تھی لیکن وہ اسے کہیں نظر نہ آئی وہ بے چین ہو گیا۔ کچھ دیر بعد اسد تو

چال گیا اسے اس کی منگیت کی کال آگئی تھی، باقی وہ دونوں ساتھ کھڑے تھے اتنے میں اسے وہ دور سے سفید رنگ کے کپڑوں میں ایک ڈپارٹمنٹ کی سیڑیوں کے سامنے کھڑی نظر آگئی، اس کے ساتھ دو اور لڑکیاں بھی تھیں، وہ کسی بات پہ ہنس رہی تھی اور وازن

## Classic Urdu Material

مبہوت ہو گیا، وہ کسی بچے کی طرح کھل کھال کر ہنس رہی تھی اس کی ہنسی بہت پیاری تھی۔

وازن نے سوچا) علی ٹھیک کہتا ہے، اگر یہ چہرہ نظر نہ آیا تو میں کیا کروں گا، مجھے آج بات کر ہی لینی چاہیے)

گالب اس کے ہاتھ میں ہی تھا وہ وال ہاتھ نیچے کرتے ہوئے وہ آگے بڑھ گیا۔ علی اور وسیم اسے پیچھے سے دیکھنے لگے وہ سمجھ گئے لڑکی کی طرف جارہا ہے۔

وازن جب وہاں پہنچا اسے لگا جیسے بہت لمبا سفر طے کر آیا ہو، اس نے گہرا سانس لیا اور

عینی کی طرف بڑھا، عینی کے پیچھے کھڑے ہوتے ہوئے اس کی گھبراہٹ بڑھ گئی وہ

الفاظ کمپوز نہیں کر پار ہاتھا۔ وہ اپنی دوستوں سے باتوں میں لگی ہوئی تھی۔

"آ.. ایکسیوزمی" وزن نے پکارا، اس کی آواز میں لرزش تھی۔ عینی نے پیچھے مڑ کر دیکھا

اور اسے اپنے پیچھے پا کر وہ جیسے حیران ہوئی اس کی آنکھوں میں حیرت واضح تھی،

"جی.. عینی نے جوابن کہا، اس کی آنکھوں میں دیکھتے وزن کی گھبراہٹ اور بڑھ گئی اب

## Classic Urdu Material

تو اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا بولے، جو سوچ کر آیا تھا وہ سارے الفاظ دماغ میں

گٹھ ہو رہے

تھے، اس نے تھوک نگلی اور کہا "مجھے.. آپ سے.. کچھ کہنا تھا" اس نے وقفے وقفے سے جمال مکمل کیا۔ عینی دھیان سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی "جی.. بولیں"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے سے گریز کرنا چاہتا تھا، اسے پتا تھا آگے کی بات اس کی طرف دیکھتے ہوئے نہیں بول پائے گا اس لیے وہ نیچے، یہاں، وہاں دیکھنے لگا اور سوچنے لگا اب بات کہاں سے شروع کرے، اتنے میں اس کا دھیان اس کی دوستوں کی طرف گیا وہ بھی ادھر ہی متوجہ تھیں، جو پچھلی دفع عینی کا ہاتھ پکڑ کر لے گی تھی، وہ تو بازو لپیٹے کچھ اجیب ہی مشکوک نگاہوں سے دیکھ رہی تھی، بس پھر کیا تھا وزن کچھ اور کنفیوز ہو گیا اور اس کی

## Classic Urdu Material

گھبراہٹ بھی بڑھ گئی، عینی منتظر اس کی طرف دیکھ رہی تھی مگر اسے کیا پتہ وازن کے دماغ میں کیسی جنگ چھڑی ہوئی تھی

(کیا کروں؟ بولوں کہ نہ بولوں؟ بولوں تو کیا بولوں؟۔۔)

وہ خود میں الجھا ہوا تھا

اتنے میں اس کی دوست کی آواز آئی "عینی.. بس آگئی۔"

وازن نے سامنے دیکھا عینی نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور دوبارہ وازن کی طرف دیکھا مگر کچھ

بولی نہیں، وازن نے سوچا) آج اگر نہیں بوال تو بس ان کی نہیں بلکہ میری چوٹ

جائے گی (وازن نے گہرا سانس لے کر خود کو کمپوز کیا اور ابھی کچھ بولنے والا تھا کہ اس کی

دوست آگے آئی اور عینی کا ہاتھ پکڑ کر بولی

"چلو یار.. دیر ہو رہی ہے" اور عینی کو ساتھ لیے مڑ گئی۔ وازن کو اس وقت غصہ بھی آیا اور

وہ بے بسی کی انتہا پہ بھی تھا۔ "لیکن... میں.. یہ" اچانک دایاں پھول والا ہاتھ جواب

تک پیچھے تھا آگے کرتے ہوئے بوال، لیکن وہ کافی دور جا چکی تھی۔ اس نے مایوسی سے

سامنے پڑے چھوٹے پتھر کوالت ماری اور بے بسی سے اسے جاتے دیکھ رہا تھا، اپنی بانیں



## Classic Urdu Material

طرف دیکھا اس کے دوست دور سے اسے اشارے کرتے پوچھ رہے تھے "کیا ہوا.." اور اس نے سر نفی میں ہال دیا، "چھ.." علی اور وسیم دونوں نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے مایوسی سے کہا اور مڑ گئے۔ وازن اب بھی وہیں کھڑا تھا اور ایک بار پھر بے بسی سے عینی کی طرف دیکھا کہ اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی یہ دیکھ کر کہ وہ جاتے ہوئے مڑ کر اس کی طرف دیکھ رہی تھی، ابھی ایسا کچھ خاص ہوا تو نہ تھا لیکن وازن کو فتح کا سا گمان ہوا، بے بسی کے ساتھ ناجانے کیوں اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آگئی، اس نے اس پھول کو دیکھا اور اپنے شولڈر بیگ میں پڑی ڈائری میں ڈال دیا اور اسی بے بسی میں گھلی ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اپنی بانیک کی طرف بڑھ گیا۔ ابھی بانیک یونیورسٹی سے باہر نکالی ہی تھی مین روڈ کی طرف موڑنے وال تھا اس نے رفتار ہلکی کرتے پیچھے بسوں کی طرف مڑ کر دیکھا، اسے عینی کو دیکھنا تھا لیکن اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں جب اس نے دیکھا عینی باتوں میں مگن روڈ کر اس کرتے اپنی بس کی طرف جا رہی تھی اس کے پیچھے ایک بس اسپید سے آرہی تھی اور وہ بس سے ٹکرانے والی تھی وازن نے اچانک چال کر اسے بتانا چاہا تھا لیکن اتنے میں وازن اپنی بانیک کا توازن برقرار نہ رکھ پایا اور اس کی بانیک سامنے سے آتی گاڑی سے ٹکرا گئی اور وہ اڑتے ہوئے روڈ کے دوسرے طرف جا گرا، اس کے سر کا پچھال



## Classic Urdu Material

حصہ کسی چیز سے زور سے ٹکرایا، اس کے گرنے سے سامنے آتی ایک اور گاڑی روک گئی، چوٹ سے اس کا دماغ پوری طرح سے سن ہو گیا اس کے ہاتھ پاؤں کام نہیں کر رہے تھے اسے پتہ نہیں تھا اس کے ساتھ کیا ہوا ہے اور وہ جاننا بھی نہیں چاہتا تھا اس کے دماغ میں بس عینی تھی "عینی کا کیا ہوا؟" یہ سوچ اس کے دماغ میں ابھی چل رہی تھی کہ اس کی نظر سامنے گاڑی کے ٹائروں سے پیچھے کی طرف دور گئی جہاں ابھی ایک لڑکی آگری تھی، وہ عینی تھی، وہ بے جان سی روڈ پہ گری تھی اور گری تب تک اس کی آنکھیں بند ہو چکیں تھیں، آگے کیا ہوا وزن دیکھ نہ پایا چانک بہت سے لوگ وزن کے گرد جمع ہو گئے تھے اور اس سے کچھ پوچھ رہے تھے، اس کا دماغ بالکل کام کرنا بند ہو گیا تھا، اسے کچھ بھی سنائی دکھائی نہیں دے رہا تھا، اس کے آس پاس کے ماحول کی آوازیں، جو لوگ اس کے ارد گرد جمع ہو رہے تھے، کچھ بھی نہیں! دکھائی دے رہا تھا تو صرف عینی کا اسے پیچھے مڑ کر دیکھنا اور ایکسیڈنٹ سے اس کا روڈ پر گرنا

"عینی کا کیا ہوا؟" یہ آخری سوچ اس کے دماغ میں تھی پھر چانک اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔

اس نے ڈائریک طرف رکھی اور اور دوبارہ اسٹڈی ٹیبل کا دراز کھول کر دیکھا۔ اس میں سے سگریٹ کا پیٹ اور ایک الٹیٹر نکال۔ سگریٹ کے پیٹ کو اس نے ایک لمحے کے لیے دیکھا اور کچھ سوچنے لگا پھر اگلے لمحے سر جھٹک کر پیٹ کھول لیا اور اس میں پڑے تین سگریٹ میں سے ایک نکال کر جال لیا پھر کش لے کر دھواں ہوا میں چھوڑا، سگریٹ کو دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں میں پھسا کر ڈائری اوٹھالی اور دو قدم چل کر شیشے کی دراز قد آور کھڑکی جو کھولی تھی چہرہ اس کی طرف کیے کھڑا ہو گیا، وہ ڈائری کے ورق الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا، اس میں کئی کاغذ الگ سے بھی رکھے گئے تھے، جن پر اسکیچ بنے ہوئے تھے جنہیں وازن دلچسپی سے دیکھ رہا تھا، ان میں سے ایک اسکیچ اس نے اوٹھایا اور دیکھنے لگا، وہ

## Classic Urdu Material

عینی کا سکیچ تھا، اس میں وہ ہنس رہی تھی، وہ آخری دفعہ کا منظر تھا جب اس نے اسے  
یونیورسٹی میں دور سے دیکھا تھا۔

ہر طرف گھپ اندھیرا تھا.... بس آوازیں گونج رہیں تھیں "سوری.. آپ کے پوسٹر گر  
گئے.."

"میں آپ کی مدد کر دوں؟"

"جی بولیں؟" "لیں نہ.."

الفاظ بار بار رپیٹ ہو رہے تھے، جیسے کسی نے رپیٹ کا بٹن دبا دیا ہو، پھر اچانک جیسے

کیسٹ پھنس گئی ہو۔ سارے الفاظ آپس میں گٹھ ہونے لگے۔

"جی بولیں.. مدد.. سوری.. پوسٹر.."

پھر اچانک آوازیں بند ہو گئیں، ایک دم سناٹا چھا گیا۔ بس اندھیرا تھا اور خاموشی۔ اچانک  
کہیں سے تیز روشنی آئی اور ہر طرف پھیل گئی، روشنی میں کسی کا ہنستا ہوا چہرہ نظر آیا۔ پھر

## Classic Urdu Material

پوری فلم چلنے لگی۔ اس کا حیرت سے دیکھنا۔ پھر دور چلے جانا، پھر مڑ کر دیکھنا، پھر اس کا روڈ پہ گرجانا اور اس کی آنکھوں کا بند ہو جانا۔ کسی فلیش کی طرح سارے منظر بدل رہے تھے اور پھر اچانک اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ پہلے تو وہ سمجھ نہیں سکا وہ کہاں ہے، اور کیا ہو رہا ہے۔ منظر دھندلا تھا، پانی اس کی آنکھوں سے بہہ نکال تو منظر کچھ واضح ہوا۔  
وازن کا بڑا بھائی اور ماں اس کے پاس کھڑے اسے پکار رہے تھے۔

'وازن..وازن ٹھیک ہو؟' بار بار یہ الفاظ رپیٹ ہو رہے تھے۔ وزن نے آہستہ سے اثبات میں سر ہالیا۔

وازن کی ماں شائستہ قیوم نے گہرا سانس لے کر آنکھوں کے آنسو صاف کئے اور مسکرا کر خدا کا شکر ادا کیا۔ پھر وزن کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں "صبح سے تمہاری آنکھیں اور ہاتھ حرکت کر رہے تھے، میں مرتضیٰ سے کہہ رہی تھی آج میرے وزن کو ہوش آ جائے گا، دیکھا ہلا کے گھر دیر ہے مگر اندھیر نہیں، 'چھ' مہینے بعد ہی صحیح لیکن وزن ٹھیک تو ہے، امید کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے"

## Classic Urdu Material

پھر اچانک مرتضیٰ کی طرف دیکھتے ہوئے خوشی سے بولیں "جلدی سے اپنے بابا کو کال کر کے بتاؤ وہ بہت خوش ہونگے"

"جی امی.. "مرتضیٰ خوشی سے موبائیل نکال کر کال مارنے لگا، اتنے میں ڈاکٹر اور نرس آگئے اور اس کا چیک اپ کرنے لگے۔

لیکن وازن کی آنکھوں میں حیرت تھی، وہ سب کو حیرت سے دیکھ رہا تھا، اس کی سوئی وہیں 'چھ مہینوں' میں ہی اٹک گئی تھی۔

www.classicurdumaterial.com  
support@classicurdumaterial.com  
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہاں! وازن کو کومہ میں چھ ماہ گزر گئے تھے



## Classic Urdu Material

جب وازن کا ایکسیڈنٹ ہوا تو ڈاکٹر ز نے بہت کوشش کی لیکن اسے ہوش نہ آیا، حالانکہ ان کا کہنا تھا "خون تو بہا ہے لیکن سر پہ چوٹ بھی اتنی گہری نہیں، ہوش میں نہ آنے کی وجہ سمجھ نہیں آرہی، شاید ایکسیڈنٹ کے وقت شوک بہت گہرا لگا ہے"

وازن کے ہوش میں آنے کی خبر ملتے ہی محمد قیوم صاحب اتنی خوشی میں آئے، وازن کو دیکھ کر انھوں نے اس کا ماتھا چوما اور ان کی آنکھوں سے آنسوؤں نکل پڑے اور پھر بس! وازن کو یقین آ گیا کہ

ہاں 'چھ مہینے' گزر چکے ہیں، ایسا معجزہ اس صورت ہی آیا ہو گا کیونکہ اس نے اپنے باپ کو کبھی روتے نہ دیکھا تھا۔ باپ کو روتا دیکھ کر اسے بھی کچھ ہوا، اس کی آنکھوں میں بھی نمی اتر آئی۔

جب سے یونیورسٹی شروع ہوئی تھی دونوں کی تو تو میں میں کے بعد کبھی صحیح سے بات ہی نہیں ہوئی سوائے باپ کے ایک طرفہ تانوں کی برسات کے۔ وازن کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر محمد قیوم صاحب تڑپ اٹھے اور آگے بڑھ کر پیار سے اس کے آنسو صاف کیئے اور کہا

## Classic Urdu Material

"نہیں بیٹا.. نہیں.. رونے کی ضرورت نہیں ہے، سب ٹھیک ہو روگے تو دماغ پہ زور

پڑے گا، بس تم جلدی سے پہلے جیسے ہو جاؤ" اس دن اسے اپنے اباپہ بہت پیار آیا

وازن کو ریکور ہونے میں ڈیڑ ماہ لگ گیا اس بیچ اس سے علی اور اسد ملنے آئے، علی اسلم آباد

سے اس سے ملنے آیا تھا کیونکہ اس کی جاب وہیں لگ گئی تھی اور اسد تو یہیں کراچی میں ہی

تھا وہ پہلے بھی وزن کی بے ہوشی کی حالت میں کی بار چکر لگا چکا تھا باقی وسیم دبی چال گیا تھا

اس کی ایک بار کال آئی تھی۔ اسد اور علی رحمان اسے ہوش میں دیکھ کر، باتیں کرتا دیکھ،

اتنے خوش ہوئے اور آنکھیں پھاڑے ایسے دیکھ رہے تھے جیسے پہلی بار دیکھ رہے ہوں اور

بتیسی تھی کہ دنوں کی اندر ہی نہیں جا رہی تھی۔ ان سے مل کر وزن بھی خوش ہوا لیکن

اک بات تھی جو سب نے نوٹ کی، وہ پہلے سے کم بات کر رہا تھا اور سوچ سوچ کر جواب

دے رہا تھا کیونکہ پہلے جب وزن باتیں کرنے پہ آتا تھا تو اسے باتوں میں کوئی ہرا نہیں سکتا

تھا سب نے یہی سوچا کہ ابھی بیماری سے اوٹھا ہے شاید اس لیے، آہستہ آہستہ پہلے کی طرح

ہو جائے گا لیکن کسی کو یہ معلوم نہ تھا یہ ٹھہراؤ اس کے مزاج میں مستقل رہنے والا ہے۔

## Classic Urdu Material

وہ بے چینی سے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔ وہ سوال جو اس کے دل میں تین مہینوں سے شور مچا رہا تھا وہ علی اور اسد سے پوچھنا چاہتا تھا لیکن موقع ہی نہیں مل رہا تھا اس بیچ علی سے کال پہ بات ہوئی لیکن اتنی تفصیل سے بات نہ ہو پائی کہ پوچھ سکے اور اسد ان دنوں اپنی شادی کی تیاریوں میں لگا ہوا تھا اس لیے اس سے صحیح سے مل نہیں پارہا تھا۔ سوچتے ہوئے بیڈ پہ بیٹھا اور اچانک اوٹھ کر تیار ہونے چال گیا۔ تیار ہو کر اسد کے گھر کی طرف نکل پڑا۔ ایکسیڈنٹ کے بعد سے محمد قیوم صاحب کی سخت ہدایت تھی کہ جہاں جائے گاڑی میں جائے اور ڈرائیور کو ساتھ لے جائے، اس وقت وازن نے بھی یہی کیا۔ وہ جب اسد کے گھر پہنچا تو اسد اسے اچانک دیکھ کر حیران ہو گیا، ایکسیڈنٹ کے بعد پہلی بار اس کے گھر آیا تھا۔ اس نے خوش دلی سے اس کا استقبال کیا، اس کی اچھی طرح خاطر تواضع کی، کچھ دیر وہ یہاں وہاں کی باتیں کرتے رہے، وازن سے صبر نہ ہوا تو اس نے آخر وہ سوال پوچھ ہی لیا جس کو پوچھنے کے لئے وہ اتنی دیر سے موقع ڈھونڈ رہا تھا..

"جس دن میرا ایکسیڈنٹ ہوا تھا، اس دن وہاں ایک اور بھی ایکسیڈنٹ ہوا تھا نہ؟"

وازن کے سوال پر اسد سوچنے لگا

## Classic Urdu Material

ایک اور ایکسڈنٹ؟"

پھر اچانک یاد آنے پہ چٹکی بجاتے ہوئے بوال

"ہاں یاد آیا، ایک لڑکی کا ایکسڈنٹ ہوا تھا"

اسد کی بات پر وازن نے بے چینی سے جلدی سے پوچھا

"ہاں.. اس کا کیا ہوا؟ کچھ پتہ ہے تمہیں اس بارے میں؟"

اسد نے ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے صوفے کی پشت سے ٹیک لگالی اور افسوس سے بوال

"یار اس کی تو وہیں پر ڈیتھ ہو گئی تھی"

"کیا.. جھوٹ؟" وازن نے تڑپ کر کہا

## Classic Urdu Material

"ہاں یار.. میں جھوٹ کیوں بولوں گا؟ اس وقت موقع پر میں تھا نہیں لیکن جس نے بھی دیکھا یہی کہا تھا بہت برا ایکسیڈنٹ تھا، اپنی کالس کافر حان نہیں تھا، تمہارے ایکسیڈنٹ کا بھی اسی نے ہی تو بتایا تھا کال کر کے، بعد میں جب تمہیں ہوش نہیں آ رہا تھا تو فرحان نے دوسرے ایکسیڈنٹ کا بتایا، اس لڑکی کی موت کا سن کر مجھے تمہارے لیے ڈر لگنا شروع ہو گیا تھا لیکن شکر ہے ہلڈا نے سب ٹھیک کر دیا" اسد نے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا، اسد کی ساری تفصیل سن کر وازن کے کان سائیں سائیں کرنے لگے، اسے یقین نہیں آ رہا تھا یہ سب ہو چکا ہے، اتنے میں اسد کا چھوٹا بھائی کمرے میں اسے بلانے آیا "بھائی آپ کو امی بال رہی ہیں"

اسد اٹھ گیا اور وازن کو بیٹھنے کی تلکیں کرتا گسٹ روم سے باہر نکل گیا لیکن وازن تو وہاں تھا ہی نہیں اس کا تو دماغ ہی کام کرنا بند ہو گیا تھا، اس کے دماغ میں اسد کے الفاظ گونج رہے تھے

"اس کی تو وہیں پر ڈیٹھ ہو گی تھی"



## Classic Urdu Material

"اس لڑکی کی 'موت' کا سن کر تو مجھے تمہارے لیے ڈر لگنا شروع ہو گیا تھا لیکن شکر ہے ہللانے سب ٹھیک کر دیا"

اس کے سامنے عینی کے مڑ کر دیکھنے کا منظر پھر روڈ پر گر جانے کا منظر بار بار آ رہا تھا اور ساتھ اسد کے الفاظ گونج رہے تھے، اس نے زور سے اپنے کانوں پہ دنوں ہاتھ رکھ لیے اور زور سے آنکھیں موچ لیں لیکن وہ آوازیں بند نہ ہوئیں اور منظر تو اور واضح ہو گیا، اس نے سہم کر آنکھیں کھول لیں، اس کی آنکھوں میں نمی اتر رہی تھی اور وہ غائب دماغ ارد گرد دیکھنے لگا، جیسے دماغ سے کچھ جھٹکنا چاہتا ہو لیکن وہ آوازیں تھیں کہ بند ہی نہیں ہو رہیں تھیں، اسے سانس لینے میں مشکل ہو رہی تھی اس نے اپنی شرٹ کے اوپر کے دو بٹن کھول لیے، اسے لگ رہا تھا کوئی بھاری چیز اس کے دل پہ آپڑی ہے اسے دل پہ بہت بوجھ محسوس ہو رہا تھا، اسے ایک دم اوکسیجن کی کمی محسوس ہونے لگی، کمرے میں اسے گھٹن محسوس ہو رہی تھی، آوازیں ابھی بھی اس کے کانوں میں گونج رہیں تھیں، وہ اچانک اٹھا اور کمرے سے بھاگتے ہوئے نکال تو کمرے میں آتے اسد سے اس کی ٹکر ہو گئی "وازن.. کہاں؟" اسد نے اسے پکارا لیکن وہ اندھا دھند باہر کی طرف بھاگا، باہر مین گیٹ سے نکلتے

## Classic Urdu Material

وقت اس کے ڈرائیور نے اسے گاڑی کی طرف آنے کے بجائے آگے روڈ کی طرف

بھاگتے دیکھا تو پیچھے سے آواز دی

"وازن بابا کہاں جا رہے ہو...؟؟"

لیکن اسے تو کچھ بھی دکھائی، سنائی نہیں دے رہا تھا، اسے بس اسد کے الفاظ سنائی دے رہے تھے جواب بھی اس کا پیچھا کر رہے تھے، اب ان الفاظ کے ساتھ عینی کی آواز بھی ساتھ دے رہی تھی۔

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)  
[support@classicurdumaterial.com](mailto:support@classicurdumaterial.com)  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

سوری.. آپ کے پوسٹرز گر گئے.. مدد کروں آپ کی؟ "لیس نہ...!!" "جی"

بولیں.. "اس کی تو وہیں ڈیٹھ ہو گئی" "لڑکی کی موت"

## Classic Urdu Material

دونوں آوازیں مل کر اس کے سر پر ہتھوڑے کی طرح برس رہیں تھیں، وہ تیز تیز دوڑ رہا تھا، اس کا سانس پھول رہا تھا، وہ پورا پسینے سے شرابور ہو گیا تھا۔ ہوا بند تھی صبح سے بارش ہونے کا امکان تھا کبھی سورج کی تیز شوائیں اسے لگتیں تو کبھی بادلوں کی وجہ سے اس پہ چھائوں چھا جاتی، وہ دوڑتے دوڑتے کی لوگوں سے ٹکرایا، لوگوں نے اس پہ کئی آوازیں بھی کیں اے پاگل ہے کیا؟ لیکن اس نے پیچھے مڑ کر نہ دیکھا، جیب میں اس کا موبائل کب سے بج رہا تھا لیکن وہ بالکل بھرا اور گونگا ہو گیا تھا، اسے بس ان آوازوں سے پیچھا چھڑانا تھا، وہ سہاں سا پاگلوں کی طرح بھاگے جا رہا تھا، سوسائٹی سے باہر نکلتے ہی تیز بارش ہونا شروع ہو گی اور وہ جس آگ میں جل رہا تھا اسے لگا اس پہ کسی نے پانی ڈال دیا ہو، اس کی رفتار آہستہ آہستہ کم ہو گئی، وہ چلتے چلتے بے بسی سے رونا شروع ہو گیا اس کی آنکھوں کے آنسو بارش کے پانی میں گھل کر گالوں سے بھر رہے تھے اسے اب بھی عینی کی آواز سنائی دے رہی تھی، اسے اس کا چہرہ دکھائی دے رہا تھا لیکن اسے پہلے کی طرح الجھن نہیں ہو رہی تھی، اس کے سامنے اس کے چہرے کے سب رنگ گھوم رہے تھے اس کا حیرت سے دیکھنا، اس کی آنکھوں کی معصومیت، اس کا ہنسنا اور آخری وقت میں اس کا مڑ کر دیکھنا، اس وقت اس کی آنکھیں کچھ کہہ رہیں تھیں اسے اب بھی یاد آیا لیکن کیا؟ اسے

## Classic Urdu Material

اب بھی سمجھ نہ آیا۔ "عینی.. اس نے زیرے لب دھورایا، اس نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھا  
اسے لگ رہا تھا کوئی چیز اس کے دل کو کاٹ رہی ہے، اسے سینے میں درد ہو رہا تھا، اس کی  
آنکھوں سے پانی بھر رہا تھا، وہ اپنے ہونٹ کاٹ رہا تھا۔ وہ پورا بھیگ چکا تھا، چلتے چلتے کتنی  
دیر ہو گئی تھی ہر طرف رات کا اندھیرا پھیل گیا تھا، اس کے پیر لڑکھڑا رہے تھے لیکن وہ  
پھر بھی فٹ پاتھ پہ چلے جا رہا تھا۔

---

سب گھر والے اسے پاگلوں کی طرح ڈھونڈتے رہے، اسد بھی اسے ڈھنڈتارہا اور کالز  
کرتا رہا لیکن اس کا کچھ پتہ نہ چل سکا، بارش کی وجہ سے تو ان سب کا دل اور ڈوبنے لگا کہ  
پتہ نہیں کہاں ہوگا، شائستہ قیوم کا تو رورو کر برا حال تھا اتنے میں وازن گھر کے  
دروازے کی چوکھٹ پہ بھیگی ہوئی حالت میں بے حال نمودار ہوا، محمد قیوم صاحب اسے  
دیکھتے ہی جذباتی ہو گئے اور غصے سے بولے "کہاں تھے تم؟ کچھ پتہ بھی ہے سب کی کیا  
حالت..؟" ابھی ان کا جمال بھی مکمل نہ ہوا تھا ان کی آنکھیں شوک سے پھیل گئیں،

## Classic Urdu Material

وازن وہیں چوکھٹ پر گر گیا تھا۔ شائستہ قیوم تو تڑپ کر چالتے ہوئے وزن کی طرف لپکیں اور وزن کو پکارتے ہوئے اسے جھنجھوڑنے لگیں، لیکن وہ بے سدھ بے ہوش پڑا تھا۔

"اسے ہوا کیا ہے؟ بولتا کیوں نہیں؟"

کہاں تھا اس دن؟ "محمد قیوم صاحب غصے سے بولے۔ ان کی بات پہ شائستہ قیوم نے پڑپ کر کہا "آہستہ بولیں، اس کے کمرے میں آواز جارہی ہوگی" شائستہ کی بات پہ محمد قیوم صاحب چڑگئے اور اخبار ٹیبل پہ پٹکتے ہوئے بولے "سنتا ہے تو سن لے! ہم یہاں پریشان نہیں بیٹھے کیا؟"

شائستہ رونا شروع ہو گئیں اور روتے ہوئے بولیں

"جو بھی ہے، آپ اس پہ غصہ نہ کیا کریں، مجھے لگتا ہے وہ کسی بات پہ پریشان ہے، میں نہیں چاہتی میرے بیٹے کو کچھ بھی ہو.."



## Classic Urdu Material

محمد قیوم شائستہ کو روتا دیکھ کر ہونٹ بھینچتے ہوئے اٹھے اور باہر نکل گئے۔

اس دن وازن کے بے ہوش ہونے کے بعد اسے ہوش تو آ گیا تھا لیکن اسے بارش میں بھینگنے کی وجہ سے دو دن تک بخار رہا، اس کے بعد اب تک ایک ہفتہ ہو گیا سب اس سے پوچھتے رہے "کیا ہوا تھا؟ کہاں تھے؟"

لیکن جواب میں اسکی خاموشی کے سوا کسی کو کچھ نہ مال، جب بھی کوئی اس بارے میں بات کرتا وازن گردن نیچے کیئے دیکھتا رہتا یا سامنے دیوار کو تکتا رہتا۔

آج اسد پھر اس سے ملنے آیا تھا اور اس سے باتیں کر رہا تھا، وازن سنجیدہ چہرے کے ساتھ بس ہاں یا نہیں کہہ رہا تھا یا مخصوص باتوں کا جواب دے رہا تھا۔ پھر اسد نے

اس دن کا ذکر چھیڑ دیا

"اس دن کیا ہوا تھا؟ اچانک کہاں بھاگے گئے تھے؟"

## Classic Urdu Material

اسد کی بات پہ وازن نے ہونٹ بھیج لیئے اور نظریں اس سے ہٹا کر دیوار کی طرف کر لیں،  
اسد نے اسے نوٹ کیا اور چڑتے ہوئے بوال

"وازن! پلیز بس کر دو اس طرح کرنا، تم سیدھی طرح جواب کیوں نہیں دیتے؟ آنٹی بھی  
پریشان ہیں، بتاؤ کیا ہوا تھا؟"

اس کی بات پہ وازن نے اس کی طرف دیکھا اور دانت پیستے ہوئے کہا "دماغ خراب ہو گیا  
تھامیرا"

"کیوں ہوا تھا خراب؟" اسد نے اس بار دوبارہ آرام سے پوچھا۔

"تمہاری بات پہ!" وازن نے آہستہ سے کہا اور سر نیچے جھکا کر اپنے ہاتھ دیکھنے لگا، اسد نے  
بغور اسے نوٹ کیا اور کہا

"میری کونسی بات پہ؟"

لیکن اس بار وازن نے کوئی جواب نہ دیا بس چپ چاپ سر جھکائے بیٹھا رہا، اسد نے  
سوچتے ہوئے کہا "آخری بات لڑکی کے ایکسیڈنٹ پہ ہوئی تھی؟ کیا اس بات پہ؟"

## Classic Urdu Material

وازن نے آہستہ سے سر اثبات میں ہالیا۔

"لیکن اس میں دماغ خراب ہونے.. "اسد روانی میں نا سمجھی سے بولے جارہا تھا کہ اچانک رک گیا اور وزن کو غور سے دیکھتے ہوئے جلدی سے سوال داغا "کون تھی وہ لڑکی؟"

وازن سر جھکائے ہونٹ کاٹنے لگا اور کچھ سیکنڈ کی خاموشی کے بعد آہستہ سے بوال "وہی... عی.. عینی" اس کا نام لیتے ہوئے اٹکا اور اس کی آواز میں لرزش تھی۔ اسد کو پہلے بات سمجھ نہ آئی وہ نا سمجھی سے بوال

"وہی؟ عینی کون؟"

پھر اچانک چپ ہو گیا اور وزن کو دیکھنے لگا، پھر اچانک "یار.. " کہتے ہوئے اس کے گلے لگ گیا، وزن کو بھی جیسے سہارہ مل گیا ہو، وہ بھی اس کے گلے لگ گیا اور وزن کی آنکھوں میں نمی اترنے لگی۔ اس کے بعد وزن نے اسد کو سب بتایا، وہ اسے سن رہا تھا اور اسے غور سے دیکھ رہا تھا، اسے وزن پہ بہت ترس آ رہا تھا اور اس دن اس نے ٹھان لی وہ اسے اکیال نہیں چھوڑے گا۔ اس دن اسد نے شائستہ کو سمجھا دیا تھا کہ مزید اس سے اس دن کے

## Classic Urdu Material

بارے میں مت پوچھیں، اب وہ ایسا نہیں کرے گا۔ اس دن کے بعد وازن اور اسد کی دوستی اور بھی گہری ہو گئی۔ ہر دوسرے دن اسد اسے باہر لے جاتا اور دونوں ساتھ مل کر اسد کی شادی کی شوپنگ بھی کرتے۔ لیکن جو بھی تھا وازن کی طبیعت میں ٹھہراؤ اور خاموشی آگئی تھی، وہ پہلے کی طرح نہیں رہا تھا، کھل کر ہنستا مسکراتا نہ تھا، لیکن اسد کی کوشش سے کبھی کبھی مسکراتا تو کبھی ہنس بھی لیتا تھا۔

اسد سے ایک غلطی یہ ہو گئی کہ وہ علی رحمان سے فون پر باتوں میں وازن اور عینی کے بارے میں بات کر بیٹھا، بس اس کے بعد علی کی جب بھی وازن کو کال آتی وہ یہی قصہ کھول کر بیٹھ جاتا اور اسے سمجھانے لگ جاتا:

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)  
[support@classicurdumaterial.com](mailto:support@classicurdumaterial.com)  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

## Classic Urdu Material

یار تجھے کیا ہوا ہے؟ ایک لڑکی کیلئے اتنا بدل گیا ہے؟ چھوٹی چھوٹی بات پہ چڑ جاتا ہے،" میرے اتنے بریک۔ اپ ہوئے کبھی مجھے بدلتے دیکھا؟ دکھ تو ہو گا مانا لیکن کب تک؟ میری بات مان مواون کر لے اور کوئی جی۔ ایف بنالے.."

اس کی باتوں سے وازن کا دماغ گھومنے لگتا اور چڑ کر کہتا "بس کر دو.. خدا کا واسطہ ہے" اور فون کٹ کر دیتا۔

اسد کی شادی پہ تو وازن کا دل چاہا علی کا گال دبا دے، وہ جس لڑکی کو دیکھتا وازن سے کہتا "یہ والی لڑکی دیکھ ذرہ کیسی ہے، بول تو تیری سیٹنگ کر واؤ"

اور وازن چڑ کر کہتا "بہت بڑے ڈیش انسان ہو تم" اس پہ علی ڈھٹائی سے ہنس دیتا اور کہتا "وہ تو معلوم ہے، کوئی نئی بات کر" اور کچھ دیر بعد دوبارہ لڑکیوں کو دیکھ کر شروع ہو جاتا۔

کچھ دن بعد وازن نے کسی فورن کمپنی میں اپا لئے کیا، جہاں اسد پہلے سے جاب کرتا تھا، اسے بھی وہاں جاب مل گئی، اب اسد اور وازن وہاں بھی ساتھ تھے۔ جاب ملی تو وازن نے بہت محنت کی اور اسے چار مہینوں میں پروموشن مل گیا جو زیادہ تر چھ مہینوں یا سال



## Classic Urdu Material

میں ملتا ہے، اسے محنت کرتا دیکھ ابا بھی خوش ہو گئے لیکن اس سے کچھ کہا نہیں بس ان کا اس کے ساتھ سخت رویہ کچھ کم ہو گیا۔

کبھی کبھی رات کو کام کرتے کرتے وازن اکتا جاتا اور سوچتا وہ یہ سب کیوں کر رہا ہے۔ تھک کر فائیلز اور لیپ ٹاپ بند کر دیتا اور دراز سے ڈائری نکال کر کھول کر بیٹھ جاتا تو کبھی کاغذ نکال کر عینی کا اسکیچ بنانے لگتا۔ کبھی بچپن میں بہت شوک سے اسکیچ بناتا تھا لیکن اس فیلڈ کو سلیکٹ کرنے کے بارے میں کبھی اس لیے نہیں سوچا کیونکہ اسے پتہ تھا ابا کبھی اجازت نہیں دیں گے اور اس نے کبھی سوچا نہ تھا زندگی میں اس کا شوک ایسے پورا ہو گا۔ وہ کبھی اسکا ہنستا ہوا چہرہ بناتا تو کبھی معصومیت سے منتظر نظروں سے اس کی طرف دیکھتی ہوئی عینی۔ اس کا ہر روپ اس کے ذہن پہ نقش تھا۔

رات کو سوتے وقت وازن آنکھیں بند کرتا تو یونیورسٹی میں شروع سے لے کر اسے دور سے دیکھنا پھر اتفاق اس سے ملنا، اس سے بات کرنا، سب ایک فلم کی طرح اس کے سامنے چلنا شروع ہو جاتا اور ایک سیڈنٹ والے لمبے پر اچانک اس کی آنکھ کھل جاتی پھر اسکا سونا مشکل ہو جاتا، پھر بہت کوششوں کے بعد جا کر اسے نیند آتی۔

## Classic Urdu Material

ایک دن شائستہ قیوم اس کے کمرے کی سیٹنگ کر رہی تھیں اسٹڈی ٹیبل سیٹ کرتے ہوئے ان کے ہاتھ ایک کاغذ پر عینی کا سکیچ بنا ہوا مل گیا، وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگیں، انھیں معلوم تھا وزن کو اچھے سکیچ بنانا آتا ہے لیکن وہ حیران اس پہ تھیں کہ یہ لڑکی کون ہے جس کا سکیچ ان کے بیٹے نے بنایا ہے اور جب وزن آیا تو اسے اسکیچ دیکھا کر پوچھ بیٹھیں "یہ لڑکی کون ہے؟" وزن پہلے تو ان کے ہاتھ میں اسکیچ دیکھ کر حیران ہوا پھر خود کو نور مل رکھتے ہوئے ان کے ہاتھ سے اسکیچ لے کر بے تاثر چہرے کے ساتھ "کوئی نہیں ہے، ایسے ہی بنایا تھا" کہتے ہوئے اسکیچ کو لپیٹ کر اپنی پینٹ کی جیب میں ڈال اور اٹھ کر وہاں سے چال گیا۔ لیکن انھیں تسلی نہیں ہوئی اور وہ پھر اسد سے پوچھ بیٹھیں، اسد نے بات بہت گھمائی لیکن وہ بار بار پوچھتی رہیں

"نہیں! بیٹا مجھے بتاؤ وہ لڑکی کون ہے؟ ابھی اسکیچ مال ہے، کچھ دن پہلے اس کے کمرے سے نیند کی گولیاں ملیں تھیں، پہلے سوچا کام کی ٹینشن میں نیند نہیں آتی ہوگی لیکن یہ تو لڑکی کا چکر نکال، میں تو پریشان ہوگی ہوں بہت"

اور اسد نے ان کی پریشانی دیکھ کر سب بتا دیا،

## Classic Urdu Material

اسد کی بات سن کر تو انہیں اپنے بیٹے پہ بہت ترس آیا، انہیں اپنا بیٹا مجنود یوانہ لگا، ان کی پریشانی اور بڑھ گئی، اس کے بعد انہوں نے ٹھان لی بس اس کا یہی عالج ہے اس کی شادی کروادینی چاہیے،

پھر اس دن کے بعد ہر وقت وازن کے سامنے شادی

کا ٹوپک چھیڑے رکھتیں، رشتے داروں اور جان پہچان کی لڑکیوں کے نام لے کر ان کی خوبیاں گنواتیں اور کہتیں

"تم کہو تو اس سے تمہارے رشتے کیلئے بات چالوں"

اور وازن گہرا سانس لے کر سر تھام لیتا اور کہتا

"اف.. امی آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ مجھے نہیں کرنی ابھی شادی"

اور شائستہ معصوم شکل بنا کر کہتیں

"لیکن مجھے تو تمھاری شادی کروانی ہے"

پھر وازن پیریتکتے ہوئے وہاں سے چال جاتا۔

ابھی کچھ دن بعد وازن کمپنی کے کام سے کچھ مہینوں کیلے دبی جانے وال تھا ایک دن محمد قیوم صاحب نے اسے بالیا، ان کے ساتھ مرتضیٰ بھائی اور امی بھی بیٹھے تھے۔ جب انھوں نے اس سے شادی کے موضوع پر بات شروع کی تو وازن کی حیرت کی انتہا نہ رہی، وہ حیرت سے سب کی شکلیں دیکھنے لگا اور سوچا "آخر ہو کیا گیا ہے سب کو؟؟؟" پھر اچانک بول پڑا "امی کو تو آج کل پتہ نہیں کیا شادی کا بھوت سوار ہو گیا ہے لیکن ابا آپ کو کیا ہو

گیا؟" اس نے مزو موموں والی شکل بنا کر کہا

محمد قیوم صاحب ایک نظر شائستہ کو دیکھ کر پھر وازن سے مخاطب ہوئے

"شائستہ کا تو مجھے معلوم نہیں لیکن میرا دوست کمال جو آرمی میں میرے ساتھ تھا اسلم آباد میں رہتا ہے، ابھی دو دن پہلے وہاں اس سے مل کر آیا ہوں، وہ اپنی بیٹی کے لیے بہت پریشان تھا کوئی ایسا رشتہ مل ہی نہیں رہا تھا کہ دل سے متفق ہو جائے، لڑکی تو ماشاء اللہ بہت ہی پیاری ہے مرتضیٰ بھی مال ہے اس سے اور.."

## Classic Urdu Material

وہ مسکراتے ہوئے بتا رہے تھے، ابھی وہ بات کر ہی رہے تھے کہ مکمل ہونے سے پہلے

اچانک وازن نے چڑتے ہوئے ان کی بات کاٹ لی

"تو مرتضیٰ بھائی سے ہی اس کی شادی کا سوچ لیتے آپ، اگر اتنی ہی ہمدردی ہو رہی ہے آپ کو ان سے"

مرتضیٰ اور امی اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے، اس سے پہلے کچھ بھی ہو جاتا تھا کتنی بھی بحث ہو جاتی لیکن وازن کبھی باپ کی بات کو نیچ میں کاٹ کر اس طرح کے الفاظ استعمال نہیں کرتا تھا

"وازن.. "شائستہ غصے سے بولیں اور ان کو دیکھ کر وازن ہونٹ بھیچ کر بیٹھ گیا، وازن کی بات پہ محمد قیوم صاحب غصے سے بولنا شروع ہوئے

"کروادیتا مرتضیٰ سے شادی، اگر اسکا نکاح تمہاری چاچا ذات پارس سے نہ ہو اڑا ہوتا اور مجھے پورا یقین ہے مرتضیٰ میری بات مان بھی لیتا، لیکن افسوس کمال کی بیٹی کی باری پہ مجھے اپنے نکمے بیٹے کے بارے میں سوچنا پڑا، کیونکہ اس وقت میرے پاس اس نکمے بیٹے کے



## Classic Urdu Material

عالوہ کوئی دوسری چوائس نہیں تھی، سوچا مرتضیٰ کی ویسے بھی بہت جلد شادی کروانی ہے ساتھ تمھاری بھی شادی کر دوں، کمال کی پریشانی بھی کم ہو جائے گی..."

ان کے لفظوں پہ وزن اور تپ گیا

"کوئی اور چوائس نہیں تھی تو نا سوچتے نکمے بیٹے کے بارے میں بھی، ویسے بھی آپ کے پرفیکٹ دوست کی پرفیکٹ بیٹی کو مجھ جیسا نکما سوٹ تھوڑی کرتا، آپ کی نظر میں سب پرفیکٹ ہیں سوائے میرے، کیونکہ میں نے آپ کی آرمی میں جانے والی بات

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)  
[support@classicurdumaterial.com](mailto:support@classicurdumaterial.com)  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

نہیں مانی، اب چاہے میں کتنی بھی محنت کیوں نہ کر لوں، محنت کرتے کرتے مر ہی کیوں نہ جاؤں! لیکن آپ کی نظر میں ہمیشہ نکما ہی رہوں گا.."

## Classic Urdu Material

وازن جزباتی ہو گیا تھا اور غصے سے بولے ہی جارہا تھا بولتے بولتے آخر میں اس کی آواز بھرا گئی، آنکھوں میں نمی اترنے لگی تو وہاں سے اوٹھ کر چال گیا.. سب خاموشی سے اسے جاتا ہوا دیکھتے رہے اور اس کے جانے کے بعد بھی وہاں کافی دیر خاموشی چھائی رہی۔

کچھ دن بعد وزن دبی چال گیا اور اس بیچ کسی نے بھی دوبارہ اس سے اس بارے میں بات نہ کی تھی، وہاں جا کر اسے کچھ سکون مل اور سوچا کہ چلو یہاں کوئی تنگ کرنے والا نہیں ہے یہ کچھ مہینے یہاں آرام سے کام پہ فوکس کروں گا۔ شروع کے دنوں میں اس نے مزے سے کام کیا، سب نیا نیا تھا، نیا ماحول، نیا افس، نیا اسٹاف، اس کا وہاں دل لگ گیا تھا۔ لیکن پھر کچھ دنوں بعد ہی وہ ان سب سے اکتانے لگا، کام میں خود کو الجھائے رکھنے کے باوجود بھی وہ خود کو اکیال محسوس کرتا، کبھی کبھی دل پہ بوجھ سا محسوس کرنے لگتا، کبھی کبھی بے وجہ اس کا رونے کا دل کرتا، تو کبھی وہ سوچتا

'اس کے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوا؟

وہ آئی ہی کیوں اس کی زندگی میں؟

آئی اگر جانا تھا تو چلی جاتی لیکن اس طرح سے کیوں گئی؟'

## Classic Urdu Material

یہ اجیب اجیب سوال اس کے دماغ میں آتے اور اس کا دماغ پھٹنے لگتا، پھر کچھ دن بعد اسے سگریٹ پینے کی عادت ہو گئی، کبھی کسی رات سکیچ بنانے کے ساتھ سگریٹ پینا بھی شروع ہو جاتا اور جب تک اسکیچ مکمل نہ ہو جاتا وہ سگریٹ پھونکتا رہتا اور اس طرح دن گزرتے رہے۔ ایک رات اوفس سے واپسی پر وہ ٹیکسی میں اپنی رہائش کی طرف جا رہا تھا، ٹیکسی ڈرائیور پاکستانی تھا اس نے گاڑی میں ایف۔ایم پر کوئی پاکستانی چینل لگا رکھا تھا، جس میں آر۔جے لوگوں کی فرمائش پر گانے چال رہا تھا، وازن تھکا ہوا تھا اور اسے ناجانے کیوں ایف۔ایم کی آواز سے چڑچڑاہٹ محسوس ہو رہی تھی لیکن بوال کچھ نہیں، وہ گاڑی سے باہر کے منظر دیکھ رہا تھا اور انتظار کر رہا تھا کب راستہ ختم ہو،

آر۔جے سے کسی نے سجات علی کے "تصویر" گانے کی فرمائش کر دی اور وہ چلنے لگا

ہا سے کول این تیریاں یاداں نے'

آمل سجنافر یاداں نے،

"

## Classic Urdu Material

میرے دل داسو ناسک ویرا،  
درداں نے ٹھکانا لے آئے...

وازن باہر دیکھتے ہوئے اس گانے کو سننے لگا، اسے لگا کسی نے اس کی موجودہ حالت کو الفاظ  
دے دیئے ہوں...

تو نہ وچھڑ کے ملے اوچل سچنا،

www.classicurdumaterial.com  
support@classicurdumaterial.com  
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/  
اساں سارا زمانہ لے آئے..

تصویر بنا کے میں تیری،

جیون دا باہانا لے آئے...

## Classic Urdu Material

وازن نے گانے کے لفظوں پہ غور کرتے ہوئے سیٹ کی پشت سے اپنا سر ٹکا دیا اور آنکھیں

بند کر لیں

تیرے ہجر دی کوئی مثال نہیں،

اک تو جو میرے نال نہیں...

تیری خاطر گلیاں رول گیاں،

دنیا نو دیوانہ لے آئے....

تصویر بنا کے میں تیری،

جیون دا باہان لے آئے....

پانچ مہینے بعد وزن جب دبئی سے واپس آیا تو جس نے بھی یہی کہا



## Classic Urdu Material

کیا ہو گیا ہے تمہیں؟ دیہی کی ہوا نہیں لگی؟ اتنے اچھے خاصے گئے تھے اتنے کمزور ہو کر لوٹے ہو

اور جو ابن وہ خاموش ہی رہتا کیونکہ اس کے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں تھا۔ ایک تو وہ پانچ مہینے بعد آیا تھا اوپر سے اتنا کمزور ہو کر لوٹا تھا شائستہ قیوم کی تو مامتا جاگ اٹھی، وہ اس کا بہت خیال رکھنے لگیں، کوشش کرتیں وہ زیادہ کھانا کھائے، اس کی پلیٹ ضرورت سے زیادہ بھر دیتیں، اگر وہ کھانا آدھا بچا کر جاتا تو وہ اسے پکڑ کر واپس بیٹھاتیں اور اپنے ہاتھوں سے اسے پورا کھانا کھالتیں۔ محمد قیوم صاحب جو وازن سے آخری بحث کے بعد کچھ کچھ سے رہتے تھے جب وہ بھی شائستہ کی حرکتیں دیکھتے تو انھیں ہول اٹھنے لگتے اور وہ اجیب سی شکل بنا کر کہتے

"بس کردو، پیٹ پھاڑو گی کیا اس کا؟"

مگر وہ کسی کی بھی بات پر کان دھرے بنا کھانا کھانے میں مگن رہتیں۔

"امی بس کر دیں، دو دن میں میرا وزن سو کلو ہو جائے گا" وازن مزو لوموں والی شکل بنا کر کہتا۔

مر تفضی اس کی حالت دیکھ کر ہنستار ہتا

"یہی حالت ہوتی تھی میری شروع کے دنوں میں ہر چھ مہینے کی واپسی پر! پھر میں نے توبہ کر لی، وہیں پر خود ڈوس کر کھاؤں گا صحت کا خیال رکھوں گا لیکن امی کے ہاتھ خود کو نہیں لگنے دوں گا"

اور مر تفضی ہنسی سے نڈھال ہوتے ہوئے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر کہتا۔

کچھ دن بعد وازن کو علی رحمان کی کال آئی وہ تو حیران ہو گیا یہ سن کر کہ علی شادی کر رہا

ہے۔ "علی اور شادی؟" اس نے سوچا، اسے دونوں چیزیں مس میچ لگیں، اور اس نے

علی کو کہہ بھی دیا۔

"تم اور شادی؟ تمہاری گرل فرینڈز کا کیا ہوگا؟"

## Classic Urdu Material

اور اس کی بات پر علی بوال "اُن سب کو گولی مار دیا، باقی سب شادی کے وعدے سے ہی رلیشن شپ میں آجاتیں تھیں لیکن یہ خالی وعدے سے نہیں مانی تو اب بس شادی کرنی پڑ رہی ہے۔"

"واہ پہلی لڑکی ہے جس نے علی رحمان کو ہار ماننے پر مجبور کر دیا" وازن نے لڑکی کو داد دیتے ہوئے کہا

"اوئے! کوئی ہار ماننے پر مجبور نہیں ہوا، وہ تو میں اس کو جھکانے کیلئے شادی کر رہا ہوں، دیکھ لینا علی رحمان کبھی نہیں بدلے گا" علی نے فخریہ کہا، اور پھر دوبارہ یاد دھیانی کرواتے ہوئے بوال

"یہ سب چھوڑ! یہ بتا پکا سالم آباد آ رہا ہے نہ شادی پہ؟"

"ہاں یار پکا! مجھ سے علی رحمان کی شادی کیسے مس ہو سکتی ہے" وازن نے شرارت سے کہا

علی رحمان اسلام آباد میں سیٹل ہو گیا تھا، سائرہ علی رحمان کی کو لیگ تھی، اس کو پھسانے کے لئے علی نے کافی پاڑ بیلے تھے لیکن ہاتھ نہ آئی، آفس میں سائرہ کو علی نے اتنا تنگ کیا تھا کہ صرف سائرہ کے ہی نہیں پورے آفس اسٹاف کے ناک میں دم ہو گیا تھا، آخر میں اتنا خوار ہونے کے بعد سائرہ نے ڈیمانڈ رکھ لی کہ "یا تو مجھ سے شادی کر لو یا پھر آفس سے دفاع ہو جاؤ" اس ڈیمانڈ میں پورے آفس والوں نے اس کا ساتھ دیا، آفس تو وہ خیر چھوڑ کر جانا چاہتا ہی نہیں تھا اوپر سے اپنی انا کو بھی مطمئن کرنا تھا وہ شادی کیلئے راضی ہو گیا پھر دونوں کی کوٹ میرج ہوئی، جس میں پورا اسٹاف شامل تھا، ماں باپ کا تو وہ تھا ہی الڈال اور وہ اسکی کرتوتوں کے بارے میں بھی جانتے تھے، انھوں نے سوچا چلو اچھا ہوا اسی بہانے کہیں تو پھنسا، نکاح تو ہو چکا تھا اب بس شادی کا ریسپشن ہو رہا تھا۔ سائرہ تو باقاعدہ دلہن بن کر بیٹھی تھی اور دلہنوں والے شرم لہاز بھی تھا لیکن علی کی حرکتیں دیکھ کر کہیں سے نہیں لگ رہا تھا وہ دلہا ہے وہ بھنورے کی طرح یہاں وہاں منڈال رہا تھا، خوش تو وہ تھا لیکن خوشی سے انجوائے ایسے کر رہا تھا جیسے اسکی نہیں کسی اور کی شادی ہو۔ وازن سائرہ سے مال اور اسے اس سے مل کر بہت خوشی ہوئی اور ساتھ وہ حیران بھی ہوا تھا کہ اتنی سلجھی اور سمجھدار لڑکی نے علی رحمان سے کیسے شادی کر لی، وازن نے 'علی رحمان کی شادی' انجوائے

## Classic Urdu Material

کرنے کی بہت کوشش کی لیکن شادی کی تقریبات اسے بور کرتیں تھیں اس وقت اسد کچھ دیر کیلئے اس کے پاس سے اٹھ گیا تھا، وہ بیٹھے بیٹھے بور ہو رہا تھا سامنے ٹیبل سے ٹشو اوٹھایا اور کوٹ کی جیب سے پین نکال کر کو لڈر نک پیتے ہوئے اسکیچ بنانے لگا اتنے میں کسی کا ہاتھ آیا اور وہ ٹشو جھپٹ لیا

"یہ سب کیا فضول چیزیں کرنے میں لگا ہوا ہے؟" علی نے ٹشو پر اسکیچ دیکھ کر اجیب شکل بناتے ہوئے کہا اور ٹشو مروڑنے لگا

"یہ کیا کر رہے ہو، ٹشو واپس کرو" وازن نے غصے سے کہا اور ٹشو اس کے ہاتھ سے لینے لگا

علی نے اچانک سامنے حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا "یار.. ادھر دیکھ، لڑکی کتنی پیاری ہے"

وازن نے علی کے اچانک بولنے پر سامنے دیکھا اور ایک نظر لڑکی کو دیکھ کر علی کی طرف دیکھا وہ سمجھ گیا اس کا دھیان ہٹانے کیلئے کر رہا ہے لیکن وازن اس لڑکی کو دوبارہ دیکھنے پہ مجبور ہو گیا اور وازن کی دوسری نظر حیرت اور مبہوت میں ڈوبی تھی، وہ اس سے نظر ہٹانے



## Classic Urdu Material

سکا، علی نے وازن کو نوٹ کیا اور مسکراتے ہوئے کہا "کیوں! دیکھتے رہے گئے نا؟ چلو کوئی لڑکی تو تجھے پسند آئی، تیرا قصور نہیں ہے، لڑکی ہی اتنی پیاری ہے کہ نظر ہی نہ ہٹے، میں بھی اب سوچ رہا ہوں شادی کرنے میں اتنی جلدی کیوں کی.. ویسے یہ ہے کون؟ شاید ساڑھ کی طرف سے انوائیٹڈ ہے.."

علی بولے ہی جا رہا تھا، وازن کا اس کی طرف دھیان ہی نہیں تھا، وہ بس ساکت حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا، اسے یقین نہیں آ رہا تھا اس کے سامنے عینی ہے!

-----

www.classicurdumaterial.com  
support@classicurdumaterial.com  
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/